فوائد الصلوٰۃ

نماز پڑھنے کے دینوی و اُخروی فائدے

قاری ذکاء اللہ حافظ آبادی

www.KitaboSunnat.com

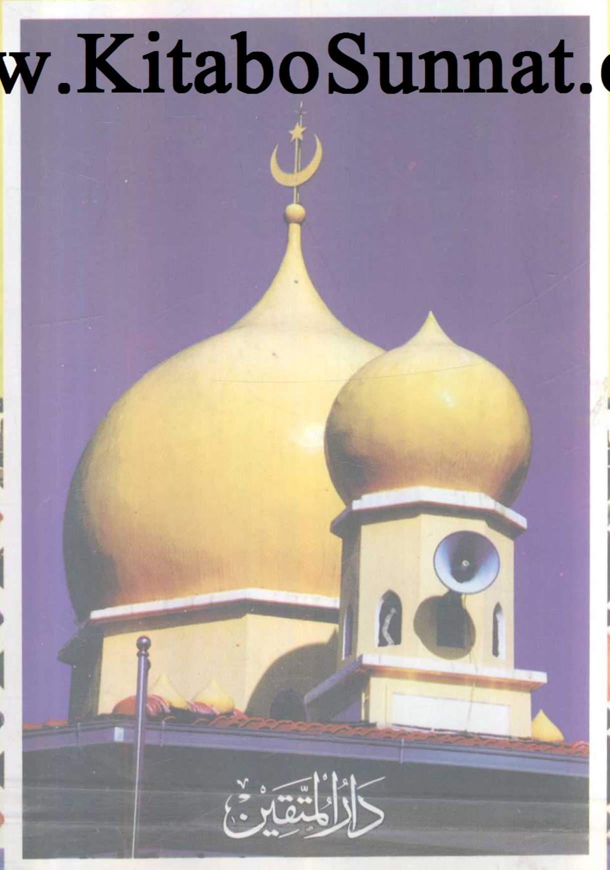

دار المتقین

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الرحمٰن

فوائد الصلوٰۃ

قاری ذکاء اللہ حافظ آبادی

www.KitaboSunnat.com

دار المتقین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب: فوائد الصلوٰۃ

تالیف: قاری ذکاء اللہ حافظ آبادی

سن اشاعت: 1431ھجری بمطابق 2010ء

اہتمام طباعت: عبداللہ یوسف الذہبی

ناشر: دار المتقین
94-B قذافی پارک گلشن راوی لاہور
فون: 042-37468276، 0322-7413787

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عرضِ مؤلف	5
صلوٰۃ کی تعریف	7
نماز کی مشروعیت	7
اہمیت نماز......قرآن کی روشنی میں	9
اہمیت نماز......فرامین رسول ﷺ کی روشنی میں	11
دین اسلام میں نماز کی اہمیت	11
کفر اور اسلام میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے	17
فوائد الصلوٰۃ	20
نماز کے طبی فائدے	20
نماز کے معاشرتی فائدے	22
تعمیر سیرت	24
عذابِ الٰہی سے نجات کا ذریعہ	25
حصولِ جنت کا ذریعہ	30
گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ	35
قرب الٰہی کا ذریعہ	42
ذریعہء اجر وثواب	46
اقامت صلوٰۃ......اہلِ ایمان کی صفت	47

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نماز برائی سے روکتی ہے 51
- صدیقین اور شہداء کی مصاحبت کا ذریعہ 52
- حصولِ رزق اور استیصالِ مصائب کا ذریعہ 53
- زیارتِ الٰہی کا ذریعہ 54
- مصاحبت ملائکہ (فرشتوں کا ساتھ) 55
- باجماعت نماز ادا کرنے کے فائدے 56
- باجماعت نماز ادا کرنے کی حکمت 56
- باجماعت نماز کی اہمیت حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں 57
- محبوب ترین عمل 60
- حصولِ حسنات اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ 60
- گناہوں کی معافی کا ذریعہ 62

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا حقیقی مقصد اللہ رب العزت کی عبادت کرنا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ﴾[الذاریات/٥٦]

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کا پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں''

لیکن انسان اس دنیا کی ظاہری زیب وزینت کے پھندے میں اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ کہیں مال وزر کی ہوس میں مبتلا ہے تو کہیں اپنی اولاد کی محبت میں گرفتار، کہیں کاروباری سلسلہ جات میں مگن تو کہیں دیگر شیطانی افعال میں اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کرنے میں مصروف۔ یعنی اپنے مقصدِ حیات کو ادا کرنے کی فکر اسے بالکل دامن گیر نہیں۔

لیکن اگر اسے علم ہو کہ اپنے اصلی فریضہ سے لاپروائی کے کیا نقصانات ہیں اور اسے ادا کرنے سے کیا کیا فوائد وثمرات ملتے ہیں تو وہ اپنی تمام تر مصروفیات سے (جو عبادتِ الٰہیہ سے غافل کرنے والی ہیں) پہلو تہی کر کے اپنے حقیقی مقصد کو ادا کرنے میں لگ جائے۔

وہ اسباب جن کی وجہ سے آدمی کے دل میں کسی کام کی اہمیت وعظمت پیدا ہوتی ہے اور وہ اسے بجالاتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ''انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس عمل کو کرنے کے بدلے میں اس کو کس قدر زیادہ فوائد وثمرات حاصل ہوں گے۔'' تو پھر اسی قدر بندے کے دل میں اس عمل کو کرنے کا ذوق وشوق پیدا ہوگا اور انسان کی توجہ اپنے مقصدِ حقیقی کی طرف لوٹ آئے گی۔

پس اسی غرض کے پیشِ نظر بندہ گنہگار نے قرآن وسنت کے سنہری اوراق میں منتشر قیمتی موتیوں کو یکجا کیا ہے۔ جسے ''نماز کے فائدے'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصد عجز و انکساری کے ساتھ میں باری تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ اس ادنیٰ سی کاوش کو میرے لیے، میرے اساتذہ کرام اور میرے ابو اور امی کے لیے ذریعہ نجات بنائے جن کی دلی دعاؤں کی وجہ سے میں ان الفاظ کو لکھنے کے قابل ہوا۔

العبد الضعيف الى الله الغنى

قاری ذکاء اللہ بن محمد حیات حافظ آبادی

0331-6073186

مدرس جامعہ اسلامیہ صادق آباد

اکبری محلہ کالیکی منڈی۔حافظ آباد۔پاکستان

بدھ ۳۱ مارچ ۲۰۱۰ء ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ کی تعریف:

'صلوٰۃ' جسے عموماً ہم 'نماز' کہتے ہیں، اس کا لغوی معنی دعا اور رحمت وغیرہ ہے اور یہ صَلّٰی یُصَلِّی تَصْلِیَۃً وَصَلوٰۃً، باب تفعیل کا مصدر ہے، اس کی جمع صلوات آتی ہے۔ [القاموس المحیط ص:۱۱۷۳]

اصطلاحاً صلوٰۃ سے مراد ایسی معروف عبادت ہے جس میں رکوع و سجود ہوتے ہیں، اس کی ابتدا تکبیر کے ساتھ اور انتہا سلام کے ساتھ ہوتی ہے۔ [القاموس المحیط ص:۱۱۷۳]

نماز کی مشروعیت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَه﴾

''اور انہیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، ایک طرف ہونے والے ہوں۔ اور نماز قائم کریں۔ اور زکوۃ دیں اور یہی مضبوط ملت کا دین ہے۔'' [البیّنۃ:۵]

نماز پنجگانہ کی ادائیگی شب معراج مشروع ہوئی۔ جیسا کہ اس بات کی وضاحت درج ذیل حدیث رسول ﷺ سے ہو جاتی ہے: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معراج کی رات نبی کریم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر پانچ نمازوں تک کمی کی گئی۔ اس کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ

يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے محمد ﷺ! یقیناً میرے ہاں بات کو تبدیل نہیں کیا جاتا اور آپ کے لیے ان پانچ نمازوں کے بدلے میں پچاس نمازوں کا ثواب ہوگا۔"❶

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دیہاتی نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

اَخْبِرْنِی مَافَرَضَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ، قَالَ الصَّلٰوَاتُ الْخَمْسُ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ.

"مجھے بتلائیے کہ مجھ پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز کا کتنا حصہ فرض کیا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: فرض تو پانچ ہیں مگر ان کے علاوہ نفلی طور پر بھی ادا کر سکتے ہو۔"❷

---

❶ ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب کم فرض اللّٰہ علی عبادہ من الصلوات، ح: ۲۱۳، مسند احمد: ۱۶۱/۳

❷ مؤطا امام مالک، کتاب النداء للصلوۃ، باب جامع الترغیب فی الصلوۃ، بخاری: ۴۶، ابوداؤد: ۳۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم ترین رکن ہے۔ اسلامی نظام عبادات میں اس کی حیثیت واہمیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں کم وبیش سات سو مقامات پر اقامتِ صلوۃ کا ذکر ہوا ہے۔ جن میں سے چند کا ذکر قارئین کی نظر کیا جاتا ہے۔

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾

''اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور جو لوگ جھک رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ جھک جاؤ۔'' [البقرہ ٤٣]

(۲) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾

''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز (صلوۃ وسطی) کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔'' [البقرہ: ٢٣٨]

درج بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے نمازوں کا ان کے اوقات میں ادا کرنے کا حکم فرمایا خاص طور سے صلوۃ الوسطیٰ کا۔ اس سے مراد کونسی نماز ہے علماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے۔ تاہم جمہور علماء کا یہی مؤقف ہے کہ اس سے مراد نماز عصر ہے۔

(۳) نماز کس قدر اہم ترین فریضہ ہے اس بات کا اندازہ آپ اس سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ اس میں غفلت برتنے والوں کے لیے باری تعالیٰ نے ''وَیۡلٌ'' کی وعید سنائی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

''پس تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں۔'' [الماعون: ٤۔٥]

وَیْلٌ سے مراد جہنم کی وادی ہے جس کی آگ اس قدر تیز ہے کہ جہنم کی آگ روزانہ اس سے چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔[تفسیر ابن کثیر ۱/ ۷۰۰] مطبوع اردو مکتبہ قدوسیہ

(۴) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾

''اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔'' [الروم: ۳۱]

اللہ وحدہ لاشریک کے سامنے اپنے آپ کو جھکانا اور عقیدہ توحید کی برتری، نماز کے مقاصد میں سے ہے۔ آیت ھذا میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ رکوع و سجود کو صرف اسی کے سامنے بجا لایا جائے اور شرک سے کلی اجتناب کیا جائے۔

(۵) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّنِيْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾

''بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی اللہ نہیں پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔'' [طٰہٰ: ۱۷]

حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''کہا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جانتے بھی ہو کہ میں نے تجھے اور تمام لوگوں میں سے مختار اور پسندیدہ کر کے تجھے شرف ہم کلامی کیوں بخشا؟ آپ نے جواب دیا: الٰہی مجھے اس کی وجہ معلوم نہیں۔ فرمایا گیا اس لیے کہ تیری طرح اور کوئی میری طرف نہیں جھکا۔ اب تو میری وحی کو کان لگا کر دھیان دھر کر سن۔ میں ہی معبود ہوں، کوئی اور نہیں۔ یہی پہلا فریضہ ہے تو صرف میری ہی عبادت کیے چلے جانا۔ کسی اور کی کسی قسم کی عبادت نہ کرنا میری یاد کے لیے نمازیں قائم کرنا میری یاد کا یہ افضل ترین طریقہ ہے یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مطلب جب میں یاد آؤں نماز پڑھ لے کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے: ''میری یاد کے وقت نماز قائم کرو۔'' تفسیر ابنِ کثیر (۱/۳۹۰)

(۶) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدٰى. وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾

''(اے نبی کریم ﷺ) آپ کہہ دیجیے کہ حقیقت میں صحیح رہنمائی تو صرف اللہ ہی کی رہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جہانوں کے رب کے آگے سر اطاعت خم کر دو اور یہ کہ نماز قائم کرو۔'' [انعام: ۷۱،۷۲]

اہمیت نماز، فرامین رسول ﷺ کی روشنی میں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ہی معبود برحق ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ ❶

دین اسلام میں نماز کی اہمیت کیا ہے؟

اس بات کا اندازہ آپ مندرجہ ذیل امور سے لگا سکتے ہیں:

(۱) اللہ اور بندے کے درمیان رابطہ کی واحد شکل نماز ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ [بخاری، کتاب الایمان، باب دعاء کم ایمانکم رقم الحدیث: ۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہٗ یُنَاجِی رَبَّہٗ فَلَا یَبْصُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ شَمَالِہٖ تَحْتَ قَدَمِہٖ.

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے اس لیے وہ اپنے سامنے تھوکے نہ اپنی دائیں جانب، بلکہ اپنی بائیں صرف پاؤں کے نیچے (تھوک لے)۔'' ❶

بحالت نماز بندہ اپنے اللہ عزّ وجل سے مناجات کرتا ہے: اور یہ بات تو یقینی ہے کہ مناجاۃ اسی صورت میں ہوسکتی ہے جب زبان اپنی مافی الضمیر کا صحیح اظہار کرے نماز میں قرأۃ اور اذکار سے اصل مقصود باری تعالیٰ سے مناجات ہوتا ہے: اگر قرأت و اذکار کے وقت دل اللہ عزّ وجل سے غافل ہو تو بندہ مناجاۃ الٰہی کی حقیقی لذت سے محروم ہو جاتا ہے: اس لیے نمازی کے لیے قلب و اذہان کی حضوری کا اہتمام ضروری ہے۔

(۲) دین سارے کا سارا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نبی ﷺ تک بذریعہ وحی پہنچا ہے۔ لیکن فرضیت نماز کے وقت خداوند قدوس نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو ساتویں آسمان پر بلا کر تحفہ عطا فرمایا: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِیْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِیَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّہٗ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَاِنَّ لَکَ بِھٰذِہِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ.

''معراج کی رات نبی رحمت ﷺ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر پانچ نمازوں تک کمی کی کر دی گئی، اس کے بعد اعلان کر دیا گیا: اے محمد ﷺ یقیناً میرے نزدیک قول کو تبدیل نہیں کیا جاتا اور تمہارے لیے ان پانچ نمازوں کے بدلے پچاس نمازوں کا اجر ہوگا'' ❷

❶ بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب المصلی یناجی ربّ عزوجل، ح: ۱۲۱٤

❷ ترمذی، ابواب الصلوات، باب ماجاء کم فرض اللّٰہ علی عبادہ من الصلوات، ح: ۲۱۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۳) شریعت میں تربیت کے لیے جسمانی سزا دینا اگرچہ محبوب نہیں، تاہم نبی مکرم ﷺ نے ترک نماز پر مارنے کا حکم فرمایا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

''اپنے بچوں کو نماز کی تاکید کرو، جب وہ سات برس کے ہوں اور نماز کو چھوڑنے پر ان کو مارو جب ان کی عمر دس سال ہو جائے اور ان کو الگ الگ بستر پر سلاؤ۔'' ❶

(۴) ربِ ذوالجلال کے نزدیک محبوب ترین عمل نماز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

''اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو بر وقت ادا کرنا، والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' ❷

(۵) نماز ایمان کی علامت ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ کو کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ملا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے ان بھائیوں کا کیا بنے گا جو دنیا سے رخصت ہو چکے جب کہ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے: تو مالکِ کائنات نے قرآن مجید کی اس آیت کو نازل فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ﴾

---

❶ ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب حتی یؤمر الغلام بالصلوۃ، ح: ٤٩٥

❷ نسائی، کتاب الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ لمواقیتها: ح: ٦١٠

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہ کرے گا" ❶

(٦) نماز قیامت کے روز کا نور ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَونَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.

"جس شخص نے نماز کی حفاظت کی نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی تو نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث نہیں ہوگی بلکہ وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔" ❷

(٧) مسلمان حکمران جب تک نماز قائم کرتے رہیں ان کے خلاف تلوار اٹھانا جائز نہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَامَاصَلُّوا.

"قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں، تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی۔ پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے اور اسے برا سمجھے تو وہ بری ہوا اور جس نے برے کام پر انکار کیا وہ بھی بچ گیا لیکن جو برے کام سے راضی ہوا اور اس کی پیروی کی (تباہ ہوا)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا (یارسول

---

❶ ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ البقرۃ، ح: ٢٩٦٤

❷ مسند احمد: ١٦٩/٢، سنن دارمی: ٣٠١/٢

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللہ ﷺ) ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں، تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں (اس وقت تک ایسا نہیں کرنا)'' ❶

(۸) متعدد انبیائے کرام علیہم السلام اور صلحاء نے اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کی ہے۔ اللہ رب العزت کے نیک بندے لقمان اپنے بیٹے کو ان الفاظ میں نصیحت کرتے ہیں:

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ ۝ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾

''اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم کو آ جائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ (بڑی) ہمت کے کاموں میں سے ہے۔'' [لقمان: ۱۷]

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾

''وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور تھے بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔'' [مریم: ۵۵]

(۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے رب سے ان الفاظ میں دعا گو ہوئے:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾

''اے میرے پالنے والے مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے میرے رب میری دعا قبول فرما۔'' [ابراھیم: ۴۰]

(۱۰) سفر، جنگ اور بیماری جیسے ہنگامی حالات میں بھی نماز معاف نہیں ہوتی۔ (سیدنا) عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ: میں نابینا شخص ہوں، گھر بھی دور ہے، مجھے مسجد تک پہنچانے والا بھی میرے ساتھ تعاون نہیں

---

❶ مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع، ح: ۱۸۵۴،

ترمذی: ۲۲۶۵ ابو داؤد: ۴۷۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا، کیا مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا اَجِدُ لَكَ رُخْصَةً﴾

''تمہیں اذان سنائی دیتی ہے؟ اس نے (ابن ام کلثوم) نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تمہارے لئے کوئی رعایت نہیں۔'' ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے مریض کی نماز کے متعلق پوچھا تو پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

صَلِّ قَائِمَةً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ.

''تو نماز کھڑا ہو کر پڑھ اگر اس کی ہمت نہ ہو تو بیٹھ کر، اگر بیٹھنے کی بھی سکت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ'' ❷

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا﴾

''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تمہارے لئے نماز مختصر کر لینے میں کوئی حرج نہیں (خصوصاً جب کہ تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں تشویش میں ڈال دیں گے کیونکہ کافر تو بلاشبہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔'' [النساء: ۱۰۱]

یہ رخصت تو عنایت فرمائی کہ اگر تم سفر میں ہو تو قصر کر لو، کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھ لو۔ اگر اتنی بھی طاقت نہیں رکھتے تو لیٹ کر ہی ادا کر لو۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ ایسے حالات میں تمہیں نماز معاف ہے۔ یہ بات نماز کی اعلیٰ درجہ کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے۔

---

❶ ابو داؤد، کتاب الصلوة، باب فی التشدید فی ترك الجماعة، ح: ۵۵۲

❷ ترمذی، کتاب الصلوة، باب ما جاء ان صلوة القاعد علی النصف من صلاة القائم، ح: ۳۷۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر اور ایمان میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾

''اگر یہ لوگ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرلیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔'' [التوبہ: ١١]

قرآن مجید کی اس آیت سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جو آدمی نماز اور زکوٰۃ جیسے اہم فریضہ کو سرانجام نہیں دیتا اور شرک سے توبہ بھی نہیں کرتا تو لامحالہ طور پر اب یہ شخص کسی کا دینی بھائی نہیں بن سکتا۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ.

''(مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔'' ❶

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ﴾

''ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد نماز کا ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔'' ❷

---

❶ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة والسنه فيها، باب ماجاء فيمن ترك الصلوة، ح: ١٠٧٨، نسائى : ٣٦٣

❷نسائى، كتاب الصلوة باب الحكم فى تارك الصلوة، ح: ٤٦٣، ابن ماجه ، كتاب اقامة الصلوة والسنه فيها، باب ماجاء فيمن ترك الصلوة، ح: ١٠٧٩

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّکٰوةَ وَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِکَ عَصَمُوا مِنِّی دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ.

’’مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں۔ اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ کے سچے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کرلیں گے سوائے اسلام کے حق کے (رہا ان کے دل کا حال) تو ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے‘‘ ❶

ابوقتادہ ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّی فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَ عَهِدْتُ عِنْدِی عَهْدًا اَنَّهُ مَنْ جَآءَ یُحَافِظُ عَلَیْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِی.

’’اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے ساتھ عہد کیا کہ جو انہیں وقت پر ادا کرے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو شخص ان کی حفاظت نہیں کرے گا، اس کے لئے میرے ہاں کوئی عہد نہیں۔‘‘ ❷

---

❶ بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا واقاموا الصلوة واتواالزکوة فخلوا سبیلهم، ح: ٢٥

❷ ابو دائود، کتاب الصلوة، باب فی المحافظة علی وقت الصلوة، ح: ٤٣٠

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسود بن یزید فرماتے ہیں میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ اَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ اَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

''آپ ﷺ اپنے گھر کے کام کاج یعنی اپنی گھر والیوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً (کام کاج چھوڑ کر) نماز کے لئے چلے جاتے۔'' ❶

❶ ... اهله نا قيمت الصلاة فخرج، ح: ٦٧٦

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الصلوٰۃ

نماز کے طبی فوائد:

اسلام کے نظام صلوۃ کے فائدے بے شمار ہیں۔ اقامت صلاۃ سے جہاں حسی، قلبی، نفسی نظام کا تزکیہ ہوتا ہے اور اس کی فطری استعداد میں قوت سے فعل میں ترقی کرتی ہیں اور وہ فعال اور حرکی بن کر اپنے وظائف احسن طور سے سرانجام دینے کے قابل بنتا ہے۔ وہاں یہ صحت بدنی کے لئے بھی ازبس مفید ہے۔ جدید طبی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانوں کی صلوۃ سے نمازیوں کی اتنی کسرت بدنی ہو جاتی ہے جو اس کے ہضم کو درست، بدن کو صحت منداور دورانِ خون اعتدال پر رکھنے کے لئے کافی ہے۔ باجماعت نماز کے قیام کے لئے انسان کو گھر سے مسجد تک پیدل آنا مسنون ہے اور اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ پانچ وقت آنا جانا تندرستی قائم رکھنے کے لئے ازبس مفید ہے۔ علاوہ ازیں نماز کے دوران رفع الیدین، قیام و رکوع اور سجود و قعدہ کرنے سے ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ یہ ورزش امراض قلب کو روکتی بھی ہے اور ان کا بے ضرر علاج بھی ہے۔ پیرانہ سالی میں عموماً گھٹنوں کا مرض ہو جاتا ہے۔ اطباء کا مشاہدہ و تجزیہ ہے کہ باقاعدگی سے نماز قائم کرنے والوں کو یہ مرض نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا بھی ہے تو بہت کم نمازیوں کو۔ یوں بھی نماز پکے نمازیوں کو چاق و چوبند رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں نماز سے طمانیت قلب و جاں ملتی ہے کیونکہ یہ ذکر الٰہی کا احسن واکمل طریقہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

''خبردار! ذکر الٰہی سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔'' [الرعد: ۲۸]

جب قلب و نفس مطمئن ہوں تو انسان ذہنی انتشار، نفسیاتی دباؤ، اعصابی امراض، خوف و حزن، احساس تنہائی، پریشان خیالی، اوہام پرستی اور درجنوں امراض سے بچا رہتا ہے۔ اس اعتبار سے نماز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو مانع امراضِ نفسیات کہہ سکتے ہیں۔قرآن مجید یہ کہتا ہے کہ اولیاء اللہ کو خوف ہوتا ہے نہ حزن:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾

''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

[یونس: ٦٢]

تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ متذکرہ بالا نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ اور نفوس مطمئنہ ہوتے ہیں اور نفوس مطمئنہ کی زندگی دنیا میں بھی حیات طیبہ ہوتی ہے اور آخرت میں بھی انہیں جنت کی حسین وطیب اور مسرور زندگی نصیب ہوگی۔ارشادی باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ o ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةًo فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْo وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْo﴾

''اے اطمینان پانے والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل، تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔تو میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔'' [الفجر: ٢٧-٣٠]

وضو جو نماز کی پہلی شرط ہے۔طبی نقطہ نظر سے ازبس اہمیت رکھتا ہے۔اس سے ہاتھ دھونے کی عادت پڑتی ہے۔جو طبی نقطہ نظر سے انتہائی مفید اور کئی قسم کی بیماریوں کا تدارک کرتی ہے۔ہاتھ دھو کر کھانے کی غیر معمولی اہمیت ایک مسلمہ امر ہے۔پھر پانچ وقت مسواک کے ساتھ دانت صاف کرنا پڑتے ہیں۔قدیم وجدید طب بتاتی ہے کہ دانت صاف نہ ہوں تو ان کو پائیوریا جیسا غلیظ اور خطرناک مرض لاحق ہوتا ہے، جس سے معدہ اور نظام ہضم خراب ہو جاتا ہے۔وضو کے دوران ناک میں پانی ڈالنا اور اسے اچھی طرح صاف کرنا ناک کی بیماریوں سے بچاؤ کا مجرب نسخہ ہے۔

چہرہ دھونے سے ایک تو وہ پاک صاف نورانی ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اُمَّتِیْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُطِیْلَ غُرَّتَهُ فَلْیَفْعَلْ.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قیامت کے روز میری امت کے لوگ ایسی حالت میں آئیں گے کہ وضو کے اثرات کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔تم میں سے جو شخص اس چمک اور روشنی کو بڑھا سکتا ہوا سے ضرور بڑھانی چاہیے'' ❶

دوسرے اس کا اہم ترین فائدہ یہ ہے کہ وضو سے آنکھیں بار بار دھلتی رہتی ہیں تو گردوغبار بھی دور ہو جاتا ہے، نیز آنکھوں کی تپش بھی جاتی رہتی ہے اور وہ ٹھنڈی رہتی ہیں۔اس کے نتیجہ میں نمازی امراض چشم سے محفوظ رہتا ہے۔الغرض وضو مانع امراض چشم ہے، نیز اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور آنکھیں روشن رہتی ہیں۔منہ دھونے کے بعد سر کا مسح، کانوں کے اندر اور عقبی حصے کا مسح صحت بدنی کے لئے از حد مفید ہے۔آخر میں جب نمازی پاؤں دھوتے ہیں تو اس کا اثر سب سے پہلے سر کو پہنچتا ہے۔اس کی مثال درخت جیسی ہے اسے پانی دیتے ہیں تو وہ سب سے پہلے چوٹی کو سیراب کرتا ہے۔دماغی کام کرنے والوں کے لئے وضو خاص طور سے ازبس مفید ہے۔آج کل فشارِدم (بلڈ پریشر)، ذیابیطس، وجع القلب اور زہریلے مادوں سے امراض قلب کی بیماری عام طور سے پائی جاتی ہے۔اس کی ایک بنیادی وجہ کسرت یا ورزش کی کمی ہے۔جو نمازی پانچ وقت مسجد میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں یا مستورات اور بزرگ جو گھر میں نماز ادا کرتے ہیں وہ اتنی کسرت ضرور کر لیتے ہیں جو ان بیماریوں سے بچا سکے بشرطیکہ وہ ضرورت سے زیادہ کھانا کھانے کے عادی نہ ہوں، بلکہ مرغن اور قوتِ ہضم سے زیادہ کھانے سے پرہیز کرنے والے ہوں۔نماز کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے عقل وفکر میں قوت وسلامتی پیدا ہوتی ہے۔

نماز کے معاشرتی فوائد:

انسانی زندگی کے دو پہلو ہیں ایک اجتماعی اور دوسرا انفرادی۔اسلام بہت سے دوسرے مذاہب کے برعکس صرف انسان کی انفرادی ضروریات کو پورا نہیں کرتا بلکہ اس کا تعلق انسان کی اجتماعی زندگی سے بھی ہے۔یورپ میں مذہب کو انسان کا انفرادی اور ذاتی معاملہ سمجھا جاتا ہے،

❶ بخاری: ١٣٦، مسلم: ٢٤٦، مسند احمد: ٢/ ٣٣٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں مذہب سے مراد عیسائیت ہے جس کی تعبیر اور تشریح کبھی اس انداز سے کی گئی ہے کہ اس سے انسان کی محض انفرادی زندگی متاثر ہوتی ہے لیکن جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں کہ اسلام انسان کی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر حیثیت کو متاثر کرتا ہے اور بڑی شدومد سے تقاضا کرتا ہے کہ اس کی تعلیمات کو زندگی کے پورے کاروبار میں عمل دخل ہو۔اس سے اسلام کی تمام عبادات بلکہ تمام اقسام کو اس وسیع پس منتظر میں دیکھا جانا چاہیے۔نماز اس معاشرے کی تشکیل وتعبیر میں بھرپور کردار ادا کرتی ہے جس کا قیام مرضئ خداتعالیٰ ہے۔

(۱) نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اذان سنتے ہی لوگوں کا ایک ساتھ مساجد کی طرف چلنا،ان میں احساس کو پیدا کرتا ہے کہ اگر کسی قومی کام کے لئے انہیں پکارا جائے تو وہ یک دم آجائیں۔

(۲) ایک محلہ کے تمام مسلمان افراد جب پانچوں وقت مسجد میں ملتے ہیں اور نہ صرف ملتے ہیں بلکہ ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہوتے ہیں،اسی طرح ایک دوسرے کے دکھ سکھ سیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور امدادِ باہمی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(۳) مسجد میں مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ یکجا ہوتے ہیں،ان سے تعارف کے بعد بوقت ضرورت کام کرانے میں آسانی ہوجاتی ہے۔میل ملاقات کی وجہ سے بہت مراعات حاصل ہوتی ہیں۔آپ مسجد میں جوتا گانٹھنے والے سے لے کر وزیر اور بادشاہ تک سے ملاقات کرسکتے ہیں۔

(۴) مسجد میں پہنچ کر انسان کی مصنوعی درجہ بندیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ایک حیثیت کا آدمی اگر پہلے مسجد میں پہنچ گیا تو صف اول میں جگہ پائے گا اور ایک باحیثیت آدمی دیر سے پہنچا تو اسے پچھلی صف میں جگہ ملے گی۔نہ تو وہ کسی کو اگلی صف سے کھینچ کر پیچھے لاسکتا ہے اور نہ پہلے سے اپنی نشست مخصوص کراسکتا ہے۔مسجد میں لوگوں کا اس طرح گھل مل کر موجود ہونا انہیں یاد دلاتا ہے کہ تم اپنی زندگی میں اونچ نیچ اور چھوت چھات کے تصور کو جگہ نہ دو۔اللہ کی نگاہ میں سب مساوی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) 'امام' باجماعت نماز میں بڑی اہم حیثیت رکھتے ہیں۔امام کے لیے نہ تو مال دار ہونا ضروری ہے، نہ طاقت ور اور نہ عالی نسب ہونا ضروری ہے۔البتہ امام کے لیے دین کا علم اور دین پر عامل ہونا ضروری ہے۔

امام کے لیے شریعت نے جو شرائط مقرر کی ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ اسلام میں فضیلت اس چیز پر ہے۔اسلام کے دورِ حکومت میں جو لوگ مسلمانوں کے دنیاوی معاملات سلجھانے کے ذمہ دار ہوتے تھے، وہی مصلے کے امام بھی ہوتے تھے۔مگر جب دنیاوی معاملات سنبھالنے والوں کو دنیا کا چسکا لگا اور دین سے ناواقف ہو گئے اور خود نمازیں تک پڑھنا چھوڑ دیں تو اس شرفِ عظیم سے بھی محروم ہو گئے۔

نماز کے ان انفرادی اور اجتماعی فوائد کی وجہ سے اس کو دین کا ستون اور مومن و منافق کے درمیان اسے امتیاز بتایا گیا ہے اور اس کے تارک کو کافر کہا گیا ہے۔

تعمیر سیرت:

نماز مسلمان کی سیرت کو اس انداز سے مرتب کرتی ہے جس کی ضرورت اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بموجب انہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ انسان ظاہر و باطن میں احکامِ الٰہی کی پابندی کرے۔نماز میں اس مقصد کی تلقین پائی جاتی ہے۔انسان جو دعائیں اور قرآن پاک نماز میں پڑھتا ہے، وہ ٹھیک ٹھیک پڑھتا ہے۔اگر وہ نہ پڑھے اور یوں ہی خاموش کھڑا رہے تو کسی کو کیا پتا ہے۔مگر وہ حالت نماز میں اللہ سے اس درجہ قریب ہے کہ ان خفیہ دعاؤں میں وہ کسی قسم کی خیانت نہیں کرتا۔پس نماز انسان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتی ہے کہ جس طرح اس نے بحالتِ نماز ایک خفیہ معاملہ میں دیانت داری کا مظاہرہ کیا ہے، اسی طرح نماز کے علاوہ بھی ہونا چاہیے۔نماز کے ظاہری اعمال بھی انسان بلاکم و کاست پورے ادا کرتا ہے۔حالانکہ وہ ان میں کمی بیشی کرے تو کون اس پر فردِ جرم عائد کرے گا۔مگر نمازی لوگوں کی داد و تحسین یا نفرت و لعنت کی پروا کیے بغیر افعالِ نماز ادا کرتا ہے۔تاکہ اپنی زندگی کے دوسرے کارنامے بھی اسی جذبے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام دے۔ یہی وہ حقیقت ہے جو انسان کی سیرت کی تعمیر کرتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ﴾

''یقیناً نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔'' [العنکبوت: ٤٥]

یعنی اگر انسان نماز کے کلمات اور اس میں ادا کیے جانے والے پر افعال پر غور کرے، بالخصوص ان نکات پر تو یقین کیا جاسکتا ہے کہ وہ ہر اس چیز کو ترک کر دے گا جو خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

عذابِ الٰہی سے نجات کا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا﴾

''پس ان کے بعد ان کی نالائق اولا دان کی جانشین بنی، جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگے رہے۔ وہ عنقریب گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔'' [مریم: ٥٩]

برائی کا انجام ہمیشہ برا ہی نکلا کرتا ہے۔ آیت ھٰذا میں جن برائیوں کے بدلے 'غی' کی وعید فرمائی ان میں سے ایک اِضاعۃ الصلوۃ (نماز کو ضائع کرنا) بھی ہے۔ اضاعۃ الصلوۃ کے دو معنی ہیں۔

(۱) نماز کو اصل وقت سے تاخیر کر کے پڑھتے رہے۔ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی، عمر بن عبدالعزیز اور قاسم بن مخیرہ کا قول ہے۔

(۲) فریضہ نماز کو بالکل ترک کر دیا۔ یہ قرظی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ زجاج نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔ [زاد المسیر فی علم التفسیر، ابن الجوزی: ٥/١٨١]

آیت ہذا میں 'غی' کا ذکر ہوا ہے، اس سے کیا مراد ہے؟ مفسرین کا اختلاف ہے۔

① جہنم کی ایک وادی ہے۔ ② جہنم میں جاری ایک نہر کا نام ہے۔ ③ اس سے مراد خسارہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④اس سے مراد عذاب ہے۔⑤اس سے مراد شر ہے۔(زاد المسیر: ۱۸۲/۵)۔بہر حال صحیح ثابت شدہ معنی میں سے کوئی بھی معنی مراد لے لیا جائے۔مقصود اس سے نماز ضائع کرنے کے لئے عذاب کی وعید بیان کرنا ہے: جس نے نجات کا ذریعہ نماز کو اس کے وقت پر پابندی کی ساتھ ادا کرتا ہے۔

فائدہ:

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازوں کو ضائع کرنے اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگنے والا ایمان دار نہیں رہتا۔ایسے گنہگاروں میں سے بھی جو شخص اللہ کے حضور رجوع کر لے،توبہ کر کے آئندہ یہ کام نہ کرے۔ بلکہ اعمال صالحہ بجالائے تو ایسے لوگوں کے سابقہ گناہ تو بالکل معاف کر دیے جائیں گے،مگر ان کے سابقہ نیک اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس نے توبہ کی وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے وہ گناہ کیا نہ تھا۔❶

روزِ قیامت اہل جنت،اہل نار سے ایک اہم سوال کریں گے کہ وہ کیا اسباب تھے جن کی وجہ سے تمہیں دوزخ میں جانا پڑا؟ اللہ رب العزت نے اسے اپنے پاک کلام میں یوں ذکر کیا ہے:

﴿فِي جَنّٰتٍ يَّتَسَاءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾[المدثر: ۴۰-۴۶]

"(یعنی جنتی) باغ میں ہوں گے۔مجرمین سے پوچھیں گے تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نماز ادا نہیں کیا کرتے تھے اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور بے ہودہ شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی لگے رہتے تھے اور روزِ جزا کو جھٹلایا کرتے تھے۔"

❶ ابن ماجه، ابواب الزهد، باب ذكر التوبه ،ح: ۴۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

درج بالا آیات میں جہنم میں داخلے کی سب سے پہلی وجہ، فریضہ نماز میں کوتاہی بیان ہوئی ہے اس سے نجات کا ذریعہ ادائے صلوۃ ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ.

''قیامت کے روز بندے کے عملوں میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست پائی گئی تو کامیابی ہوگئی اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو خسارے اور گھاٹے میں ہوگا۔'' ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلَّذِی تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَ مَالُهُ.

''جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہوگی تو گویا اس کا اہل وعیال اور مال ومتاع تباہ ہوگیا۔'' ❷

اسی معنی کی ایک روایت بخاری میں بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

''جس نے عصر کی نماز چھوڑی تو اس کا عمل اکارت ہوگیا۔'' ❸

فائدہ: درج بالا روایت کا مطلب یہ ہے کہ نمازِ عصر ادا نہ کرنے والے کو اس کے کسی عمل کا ثواب نہ ملے گا۔ یہ حکم بطور تغلیظ کے ہے تاکہ ہم نمازِ عصر پابندی کے ساتھ ادا کریں، ورنہ اعمال صالحہ فقط کفر سے ہی اکارت ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾

---

❶ ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما جآء ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلاة، ح: ٤١٣

❷ ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب فی وقت صلوۃ العصر، ح: ٣١٣

❸ بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب من ترك العصر، ح: ٥٥٣

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو ایمان سے انکار کرے تو یقیناً اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہے۔'' [المائدہ: ٤]

بعض علما نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے وہ حدیث کے ظاہر پر استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نماز عصر چھوڑ دینے والا کافر ہو گیا اور کافر کے تمام نیک اعمال اکارت ہیں۔

ان تمام نصوص سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ فریضہ نماز میں کوتاہی، اسے ترک کر دینا، جہنم میں داخلے کا سبب ہے اور اس سے نجات کا ذریعہ یہ ہے کہ انسان نماز جیسے عظیم فریضہ کو بغیر کسی کم و کاست پابندی کے ساتھ ادا کرے، تاکہ عذاب الٰہی سے چھٹکارہ مل سکے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ حَافَظَ عَلَى اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ اَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ.

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور اس کے بعد چار رکعتوں کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔'' ❶

سیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا.

''جس آدمی نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل نماز ادا کی وہ کبھی بھی آگ میں داخل نہیں ہو گا۔'' ❷

معنی یہ ہے کہ جو آدمی ان دونوں نمازوں (فجر و عصر) پر ہمیشگی اختیار کرے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ فرمائیں گے۔ ان دونوں نمازوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر اس لیے فرمایا کہ صبح کا وقت لوگوں کے آرام کا وقت ہوتا ہے اور عصر کا وقت ایسا وقت ہے کہ جس میں لوگوں کی اکثریت دنیوی مصروفیات و مشاغل میں مگن ہوتی ہے۔ فرمایا کہ جو دنیوی راحت و مصروفیات

---

❶ ترمذی، کتاب الصلوة، باب ما جآء فی الركعتين بعد الظهر، ح: ٤٢٨

❷ مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلوتي الصبح والعصر والمحافظة عليها، ح: ٦٣٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومشاغل کے باوجود ذکراللہ سے غافل نہ ہو بلکہ اس فریضہ عظیمہ کو صحیح طور سے ادا کرتا رہے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ روز جزا ایسے لوگوں کو جہنم سے محفوظ رکھیں گے۔ یقیناً یہ بہت بڑی جزا ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ: يَا بَنِي آدَمَ قُومُوا اِلَى نِيرَانِكُمُ الَّتِي اَوْقَدْتُمُوهَا فَاَطْفِئُوهَا﴾

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے: اے ابن آدم! اپنی اس آگ کی طرف اٹھو جسے تم نے (اپنے گناہوں کے ذریعے) جلایا ہے اور اسے (نماز کے ذریعے) بجھا ڈالو۔'' ❶

یعنی اپنے گناہوں کی وجہ سے جلائی ہوئی آگ کو انسان نماز کے ذریعہ ختم کرسکتا ہے اور جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہے۔

حنظلہ سدوسی رضی اللہ عنہ (انہیں کاتب النبی کہا جاتا ہے) فرماتے ہیں: جو آدمی پانچوں نمازوں کو پابندی سے ادا کرے، یا فرمایا: جس نے نماز پر محافظت کی، درست وضو کے ساتھ صحیح اوقات پر رکوع اور سجود کی صحیح تکمیل کے ساتھ اور اسے اپنے اوپر واجب سمجھے تو ایسے بندے پر جہنم کی آگ کو حرام کردیا جائے گا۔ ❷

❶ الترغیب و الترهیب، کتاب الصلوة، باب الترغیب فی الصلوة الخمس و المحافظة علیها والایمان بوجوبها، ح: ۳۵۸

❷ اتحاف الخیرة المهرة، کتاب الصلوة باب المحافظة علی الصلوة، ح: ۱۱۰۳، اس موقوف روایت کو بیان کرنے کے بعد علامہ بوصیری فرماتے ہیں: احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اسے اپنی مسند میں اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصولِ جنت کا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِo جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ o سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِo﴾

''وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے صبر کیا، نماز قائم کی، جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا اس میں سے خرچ کیا، پوشیدہ اور ظاہراً اور برائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں، یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے عاقبت کا گھر ہے، ہمیشہ رہنے کے باغات، جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ داداؤں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیک کار ہوں، ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے، کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اس گھر کا۔'' [الرعد: ۲۳-۲۴]

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو باتوں کا تذکرہ فرمایا: ① اہل ایمان کی چند صفات۔ ② اہل ایمان کی جزا، دیگر صفات کے ساتھ مومنین کی ایک صفت اقامت صلوۃ بھی ذکر فرمائی۔ پھر ان صفات کو اپنانے کے بدلے جزا ہمیشگی والی جنتیں بیان فرمائی۔

جنت عدن کی وضاحت:

روزِ قیامت اہل ایمان کو جو جزا ملے گی وہ اس آیت میں 'جنت عدن' بیان ہوئی ہے۔ اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد کیا ہے؟ صحابی رسول اللہ ﷺ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنت کے ایک محل کا نام عدن ہے جس میں بروج اور بالا خانے ہیں، جس کے پانچ ہزار دروازے ہیں، ہر دروازے پر پانچ ہزار فرشتے ہیں، وہ محل نبیوں اور صدیقوں، شہیدوں کے لئے مخصوص ہیں۔[تفسیر ابن کثیر: ۳/۵۰]

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

''جو آدمی شب و روز (ایک دن) میں بارہ رکعت نفل نماز ادا کرتا ہے اس کے لئے ان کے عوض جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔'' ❶

یہ بارہ رکعات کون سی ہیں ان کی تفصیل ایک دوسری حدیث میں یوں بیان ہوتی ہے۔سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

''جو آدمی بارہ رکعات سنت نماز کی پابندی کرتا ہے، اللہ اس کا گھر جنت میں بناتا ہے۔چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشا کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔'' ❷

سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس رہا کرتا۔آپ ﷺ کے پاس وضو اور حاجت کا پانی لایا کرتا۔ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب تفریع ابواب التطوع ورکعات السنۃ، ح: ۱۲۵۰

❷ ترمذی، کتاب الصلوۃ ،باب ما جاء فیمن صلی فی یوم و لیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ عن السنۃ مالہ فیہ الفضل، ح: ٤١٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ فَقُلْتُ هُوَ ذَاکَ قَالَ فَاَعِنِّی عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

''مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ اور۔ میں نے عرض کیا بس یہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرتِ سجود سے تو میری مدد کر۔'' ❶

یعنی تو اکثر سجدہ کیا کر تو امید ہے کہ میرا ساتھ تجھ کو جنت میں مل جائے گا کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو رب سے قرب حاصل ہوتا ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

''جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔'' ❷

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک ان دو نمازوں سے مراد فجر اور عصر ہیں۔ ❸

ان دو نمازوں کی ترغیب اس لئے دلائی کہ یہ دونوں اوقات ہی مشغولیت ومصروفیت کے اوقات ہیں جو آدمی ان دونوں نمازوں پر پابندی کرتا ہے امید ہے کہ وہ دیگر نمازوں کی بھی پابندی کرنے لگے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ ﴿

❶ مسلم، کتاب الصلوة، باب فضل السجود والحث علیه، ح: ١٠٩٤

❷ بخاری: ٥٧٤، مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلوتی الصبح والعصر۔۔۔، ح: ٦٣٥

❸ شرح صحیح مسلم: ٣٦/٩

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد میں گیا، اللہ رب العزت اس کے لئے جنت میں ضیافت تیار کرے گا ہر صبح و شام۔'' ❶

ظاہر ہے کہ آدمی کا پیدل چل کر مسجد میں آنا، نماز کی ادائیگی کے لئے ہوتا ہے اور جو بھی یہ عمل اپنائے وہ اس فضیلت کا مستحق ٹھہرے گا۔

ایک دوسری جگہ پر یوں ارشاد فرمایا:

خَمْسٌ مَا جَآءَ بِهِنَّ مَعَ اِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

''جو شخص ایمان کے ساتھ پانچوں نمازیں لے کر (اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں) آئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

يَارَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَم افْتَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ افْتَرَضَ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَات خَمْسًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَل قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا قَالَ افْتَرَضَ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَات خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ عَنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العزت نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان (پانچ نمازوں) سے پہلے یا بعد میں کوئی اور نماز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اپنے بندوں پر فرض (صرف) پانچ نمازیں کی ہیں۔ آدمی نے قسم اٹھائی کہ وہ نہ تو اس پر کچھ زیادہ کرے گا اور نہ اس سے کچھ کم۔ نبی رحمت

---

❶ بخاری: ٦٦٢، مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلوۃ۔۔۔، ح: ٦٦٩

❷ ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب فی المحافظة علی وقت الصلوۃ، ح: ٤٢٩

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو ضرور ضرور جنت میں داخل ہوگا۔'' ❶

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جانے کا سبب بنے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ تَصِلُ الرَّحِمَ.

''اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر اور زکوۃ ادا کر، رشتہ داری کو ملا۔'' ❷

ایک آدمی نے جنت میں لے جانے والا عمل پوچھا تو آقا علیہ السلام اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور سائل نے اونٹنی کی باگ کو پکڑ رکھا تھا۔ جنت کے حصول کا سبب بننے والے اعمال کا تذکرہ زبانِ نبی ﷺ سے یوں ہوتا ہے۔ ''اللہ کی عبادت کر، شرک سے اجتناب کر، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر، رشتہ داری کو ملا، سوال کا جواب دینے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب اونٹنی کی باگ کو چھوڑ دے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ أُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ.

''جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے: مجھے افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، اس نے سجدہ کیا، اس کے

❶ سنن نسائی، ابواب الصلوۃ، باب کم فرضت فی الیوم واللیلۃ، ح: ٢٦٠

❷ نسائی، ابواب الصلوۃ، باب ثواب من اقام الصلوۃ، ح: ٤٦٩

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے جنت ہے۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، میں نے انکار کیا، میرے لئے دوزخ ہے۔" ❶

گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ

جو آدمی نمازِ پنجگانہ کو مکمل خشوع وخضوع اور آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرے، اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ ازخود معاف ہو جاتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے ایک (انصاری) عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اپنا گناہ بیان کیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰاکِرِیْنَ﴾

"آپ دن کے دونوں طرفوں کے اوقات میں اور کچھ رات گئے نماز قائم کیجئے۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔" [ھود: ١١٤]

یہ آیت سننے کے بعد اس آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "الی ھذا قال لجمیع امتی کلھم" اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ امر (نماز سے صغیرہ گناہوں کا معاف ہو جانا) خاص میرے لیے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں میری ساری امت کے لئے ہے۔ ❷

نیکیوں سے برائیاں دور ہونے کی صورتیں:

نیکیوں سے برائیاں دور ہونے کی تین صورتیں ہیں: ایک یہ کہ جو شخص نیکیاں کثرت سے

---

❶ ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب سجود القرآن، ح: ١٠٥٢

❷ بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوۃ کفارہ، ح: ٥٢٦، مسلم، کتاب الصلوۃ، باب قولہ تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیات، ح: ٢٧٦٣

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ دوسری یہ کہ اس سے برائی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ تیسری یہ کہ جس معاشرہ میں نیکی کے کام بکثرت ہو رہے ہوں برائیاں از خود وہاں سے رخصت ہونے لگتی ہے اور سر نہیں اٹھا سکتیں۔ کیا نماز مکفرۃ الذبوب ہے؟ اس سوال کی وضاحت درج ذیل احادیث رسول سے ہوتی ہے۔

(۱) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِی اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَ جَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ وَالنَّهْیُ.

''آدمی کی آزمائش اس کی بیوی، اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں ہوتی ہے اور نماز، روزہ، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ان کا کفارہ بن جاتے ہیں۔'' ❶

(۲) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلصَّلٰوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرِ.

''پانچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب کہ وہ بڑے گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔'' ❷

(۳) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِی مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوا لَا يُبْقِی مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا.

❶ بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوۃ کفارۃ، ح: ۵۲۵

❷ مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الصلوات الخمس والجمعۃ۔۔۔، ح: ۲۳۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''بھلا بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار نہا لیا کرے تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں، ذرا بھی نہیں رہے گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ ان کے ذریعہ گناہ مٹا دیتا ہے۔'' ❶

(۴) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ.

''جب کوئی انسان گناہ کر بیٹھتا ہے تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں''

پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾

''وہ لوگ کہ جب ان سے کوئی برا کام ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں۔ کون ہے اللہ کے سوا جو گناہ معاف کر سکے اور وہ عمداً اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔'' [آل عمران: ۱۳۵] ❷

(۵) سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوۃ الخمس کفارہ، ح: ۵۲۸

❷ ابو داؤد، ابواب الوتر، باب فی الاستغفار، ح: ۱۵۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُ وَ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ.

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، انہیں وقت پر ادا کیا، ان کے رکوع اطمینان سے کیے اور خشوع وخضوع کا خیال رکھا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے معاف فرمائے گا اور جو شخص ایسا نہ کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں اگر وہ چاہے تو معاف کردے اور اگر چاہے تو عذاب دے۔'' ❶

(۶) سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

''جس شخص نے دو رکعت نماز (غافل ہو کر نہیں بلکہ اس درجہ حضورِ قلب کے ساتھ) پڑھیں کہ ان میں سہو نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا۔ (یعنی صغیرہ گناہ)'' ❷

(۷) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَآءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ.

❶ ابو داؤد، کتاب الصلوة، باب فی المحافظة علی وقت الصلوات، ح: ٤٢٥

❷ مسند احمد: ٥/١٩٤ اسناده صحيح، انظر هداية الرواة، ح: ٥٤٩

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ جاڑے کے موسم میں جب کہ پت جھڑ کا وقت تھا، باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جس طرح حسب معمول پت جھڑ کے موسم میں کسی شاخ کو ہلانے سے پتے بہت زیادہ گرنے لگتے ہیں، اسی طرح جب آپ ﷺ نے شاخیں پکڑیں تو ان سے پتے جھڑنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ذر! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ مومن خالصتاً رضائے الٰہی کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بھی ایسے ہی جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔'' ❶

خالصتاً اللہ کے لئے نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کسی کو دکھلانے یا کسی دوسری غرض کے لئے نہ پڑھی جائے بلکہ محض اپنے پروردگار کی خوشنودی اور فرمانبرداری اور اس کی رضا کی طلب کے لئے پڑھی جائے۔

(۸) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودَ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيئَةً.

''کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے سجدے کیا کرو، بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہیں ایک درجے میں بلند کردے گا اور تمہارا ایک گناہ معاف فرمادے گا۔'' ❷

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نماز بلندی ء درجات کا ذریعہ بھی ہے۔ آدمی جس قدر باری تعالیٰ کے لئے سجدے کرتا جائے گا، اسی حساب سے اس کے درجات میں اضافہ ہوگا۔

❶ مسند احمد: ۱۷۹/۵

❷ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیه، ح: ٤٤٨

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ يُصَلِّي وَ خَطَايَاهُ مَرْفُوعَةٌ عَلَى رَأْسِهِ كُلَّمَا سَجَدَ تَحَاطَتْ عَنْهُ فَيَفْرِغُ مِنْ صَلَاةٍ وَ قَدْ تَحَاطَتْ عَنْهُ خَطَايَا.

''مسلمان نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر اٹھا لیے جاتے ہیں، جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گرتے ہیں، پھر وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس سے گر چکے ہوتے ہیں۔'' ❶

(۱۰) سیدنا ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

اِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحُطُّ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ.

''بلاشبہ ہر ایک نماز اپنے ماقبل ہونے والی غلطی کو مٹا دیتی ہے۔'' ❷

(۱۱) سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيَقُومُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الصَّلَاةِ كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ.

''جو مسلمان آدمی فرض نماز کا وقت آ جانے پر کھڑا ہو، اچھی طرح وضو کرے پھر اچھی طرح نماز ادا کرے تو اس نماز (یعنی جواب اس نے پڑھی ہے) اور اس سے ماقبل پڑھی ہوئی نماز کے مابین اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ ❸

---

❶ صحیح الترغیب والترهیب كتاب الصلاة باب الترغیب فی الصلوات الخمس رواه للبطرانی فی الکبیر والصغیر.رقم الحدیث: ۳٦۲

❷ مسند احمد: ٥/٤١٣، معجم الکبیر للطبرانی: ۳۸۷۹، مجمع الزوائد: ۱٦٥۳، وقال الهیثمی رواه احمد و اسناده حسن

❸ مجمع الزوائد: ۱٦٥٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۱۲) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَـحْتَـرِقُونَ تَحْتَرِقُون فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ فَـإِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَآءَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَنَامُونَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْكُمْ حَتَّى تَسْتَيْقِظُوا.

''تم بہت زیادہ گناہ کرتے ہو، بہت زیادہ گناہ کرتے ہو لیکن جب نماز فجر ادا کرتے ہو تو وہ (نماز فجر) ان گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم بہت زیادہ گناہ کرتے ہو، بہت زیادہ گناہ کرتے ہو لیکن جب تم نماز ظہر ادا کرتے ہو وہ (نمازِ ظہر) ان گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم بہت زیادہ گناہ کرتے ہو، بہت زیادہ گناہ کرتے ہو لیکن جب تم نمازِ عصر ادا کرتے ہو تو وہ ان گناہوں کو دھو ڈالتی ہے پھر تم بہت زیادہ گناہ کرتے ہو، بہت زیادہ گناہ کرتے ہو لیکن جب تم نماز مغرب ادا کرتے ہو تو وہ ان گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم بہت زیادہ گناہ کرتے ہو، بہت زیادہ کرتے ہو لیکن جب تم نمازِ عشاء ادا کرتے ہو تو وہ نماز ان گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم سو جاتے ہو لیکن تمہارے ذمے کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ تم بیدار ہو جاتے ہو۔'' ❶

❶ مجمع الزوائد: ١٦٥٨

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربِ الٰہی کا ذریعہ

عبادت کا مفہوم تو بہت زیادہ وسیع ہے جیسا کہ اللہ رب العزت سے مانگنا بھی عبادت ہے، تاہم نماز ایک ایسی عبادت ہے جس میں بندہ اپنے مالک کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پھر ارکانِ نماز میں سے سجدہ ایک ایسا رکن ہے کہ حالت سجدہ میں نمازی اپنے رب کے حضور انتہائی عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرتا اور اپنے رب سے قریب تر ہوتا ہے۔ اسی لیے بعض علماء نے سجدہ کو قیام سے افضل بتلایا ہے۔[شرح مسلم از امام نوویؒ]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَقْرَبُ مَا یَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

''بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے اس لیے سجدہ میں بہت زیادہ دعا کیا کرو۔'' ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلَا وَ اِنِّی نُهِیتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا اَو سَاجِدًا وَ اَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِیهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِی الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُسْتَجَابَ لَكُمْ.

''تم کو معلوم ہے کہ مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا۔ رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو (یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ) کہو اور سجدہ کے اندر دعا میں کوشش کرو تو تمہاری دعا قبول ہو۔'' ❷

---

❶ مسلم، کتاب الصلوة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، ح: ٤٨٢

❷ مسلم، کتاب الصلوة، باب النهی عن قرأة القرآن فی الرکوع والسجود، ح: ٤٧٩

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ سجدہ میں ایک دعا پڑھا کرتے تھے جو ہے تو مختصر، تاہم معناً انتہائی جامع ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ذَنْبِی کُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَ اَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ وَ عَلَانِیَتَهُ وَ سِرَّهُ.

''اے اللہ میرے سب گناہوں کو بخش دے وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، اول ہوں یا آخر، چھپے ہو یا کھلے۔'' ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ عَادَی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَ مَا یَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِی یُبْصِرُ بِهِ وَ یَدَهُ الَّتِی یَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِی یَمْشِی بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّهُ وَ لَئِنْ اسْتَعَاذَنِی لَاُعِیذَنَّهُ وَ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِی عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَ اَنَا اَکْرَهُ مَسَآئَتَهُ.

''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے، جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا

❶ مسلم، کتاب الصلوۃ، باب ما یقال فی الرکوع و السجود، ح: ۴۸۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور جو کام کرنا چاہتا ہوں، اس سے مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔'' ❶

کیا بندہ بھی خدا بن جاتا ہے؟

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بندہ خدا بن جاتا ہے، جیسے معاذ اللہ اتحادی اور حلولی صوفی کہتے ہیں۔ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرض ہو جاتا ہے اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری و باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ سے صرف وہی کام لیتا ہے جس میں اللہ کی مرضی ہے، خلاف شریعت اس سے کوئی کام سرزد نہیں ہوتا۔ گو کہ درج بالا حدیث سے کئی مسائل اخذ کیے جاسکتے ہیں تاہم یہاں وجہ استدلال کے تحت حدیث ہذا سے جو بات مستفاد ہوتی ہے وہ یہ کہ نماز ایک ایسی عظیم عبادت ہے جس میں انسان پروردگار کے قریب ہوتا ہے، حالت نماز میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، بندہ اپنے مالک سے ملاقات کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازی کے لیے کچھ آداب بیان فرمائے ہیں جو خشوع وخضوع میں اضافہ اور قربِ الٰہی کے حصول میں مددومعاون ثابت ہوتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

---

❶ بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ح ۶۵۰۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ.

''(نماز میں ادھر ادھر دیکھنا) یہ توڑا کہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔'' ❶

حدیث جبرائیل میں ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام نے نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے احسان کے متعلق سوال کیا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ.

''احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح دل لگا کر کرے جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر اتنا نہ ہو تو یہی سہی کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔'' ❷

نبی کریم ﷺ نے اپنے ان فرامین میں نماز کو احسن طریقے سے پڑھنے کا درس دیا ہے تا کہ آدمی کی نماز باری تعالیٰ کے ہاں درجہ قبولیت کو پہنچے اور اسے قربِ الٰہی نصیب ہو۔

---

❶ بخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلاۃ، ح: ۷۵۱

❷ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان و وجوب الایمان با عبات قد اللہ سبحان و تعالیٰ، ح: ۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ اجروثواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾

''اور تم نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے سب کچھ اللہ کے پاس پالو گے اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔'' [البقرہ: ۱۱۰]

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل ایمان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، تم جو بھی نیکی کرو گے عنداللہ اس کا اجروثواب تمہیں ضرور ملے گا۔

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کئی حقوق ہیں جن کا پورا کرنا اس پر ضروری ہے۔ جب آدمی اس دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھنا مسلمانوں پر اس کا حق ہے جو آدمی اس حق کی ادائیگی کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کی نماز جنازہ پڑھتا ہے وہ کس قدر اجروثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے اس کا اندازہ آپ درج ذیل حدیث سے لگا سکتے ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَ كَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَ يَفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ.

''جو آدمی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط اتنا بڑا ہوگا جیسے احد پہاڑ ہے اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔"❶

اقامتِ صلوۃ......اہل ایمان کی صفت

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿الٓمٓ ○ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○﴾

"الم۔ اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تیری طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔" [البقرہ: ۱ تا ۵]

درج بالا آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل ایمان کی درج ذیل صفات کا تذکرہ کیا ہے:

(۱) غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (۲) نماز قائم کرتے ہیں۔ (۳) اللہ کے دیئے ہوئے رزق

---

❶ بخاری کتاب الایمان باب اتباع الجنائز من الایمان، ح: ۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے خرچ کرتے ہیں۔(۴) قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔(۵) باقی انبیاء پر نازل کردہ کتب پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ (۶) یوم آخرت پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ان صفات میں دوسرے نمبر پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل ایمان کی جو صفت بیان فرمائی ہے وہ اقامۃ صلوٰۃ ہے تو معلوم ہوا کہ نماز قائم کرنا یہ مومنین کی صفت ہے جو کہ یقیناً نماز کی عظمت پر دلالت کرتی ہے۔آخر میں ان کی جزاء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی لوگ ہدایت پر گامزن اور کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں۔

(۲) سورۃ المومنون میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾

''یقیناً ایمان داروں نے نجات حاصل کر لی۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے۔ یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔ اس کے سوا جو اور ڈھونڈیں وہ حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں۔ جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کیا کرتے ہیں۔ یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔'' [المؤمنون: ۱۔۱۱]

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں بھی نماز کا ذکر اور آخر میں بھی نماز کا ذکر ہے۔جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے نماز ایک افضل ترین عمل ہے۔حدیث میں آتا ہے سیدھے سیدھے رہو اور تم ہرگز احاطہ نہ کر سکو گے۔جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں بہترین عمل نماز ہے دیکھو وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کر سکتا ہے۔ ❶

جہاں ان آیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اقامت صلوۃ مومنین کی صفت ہے۔ان کی صلوۃ کی کیفیت بھی معلوم ہوتی ہے کہ اہل ایمان اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کرتے ہیں۔محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے تھے لیکن اس آیت (یعنی اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ) کے نازل ہونے کے بعد ان کی نگاہیں نیچی ہو گئیں۔سجدے کی جگہ سے اپنی نگاہ نہیں ہٹاتے تھے۔[تفسیر ابن کثیر: ۳/۵۴۵]

(۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾

''بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا، اس میں سے انہوں نے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کبھی برباد نہ ہوگی، تاکہ وہ انہیں ان کے اجر پورے پورے دے اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ بھی دے، بلاشبہ وہ بے حد بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔'' [فاطر: ۲۹۔۳۰]

❶ ابن ماجہ، کتاب الطهارة، باب المحافظة على الوضوء، ح: ۲۷۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت مبارکہ میں اللہ پاک نے اہل ایمان کی درج ذیل صفات بیان کی ہیں۔(۱) کتاب اللہ کی تلاوت (۲) اقامۃ صلوۃ۔(۳) ادائے زکوۃ۔

(۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾

''وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گے اور اچھے کام کا حکم دیں گے اور برے کام سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اسی کے قبضہ میں ہے۔[الحج: ٤١]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت میں اہل ایمان کی پابندی احکامات کا ذکر فرمایا ہے کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے بارے میں اتری ہے۔ہم بے سبب خارج از وطن کیے گئے تھے پھر ہمیں اللہ نے سلطنت دی، ہم نے نماز اور روزہ کی پابندی کی۔ بھلے احکام دیے اور برائی سے روکنا جاری کیا۔ پس یہ آیت میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں ہے۔ ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مراد اس سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔(تفسیر ابن کثیر: ۵۲۳/۳)

(۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ٥ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ٥﴾

''وہ مرد جنہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید وفروخت۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی تاکہ اللہ انہیں اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین بدلہ دے جو انہوں نے کیا اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔" [النور: ۳۷-۳۸]

(۶) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا﴾

"اور وہ جو اپنے رب کے لئے سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں۔" [الفرقان: ٦٤]

(۷) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾

"اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا، تو یہ لوگ امید ہے کہ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے۔" [التوبہ: ١٨]

نماز برائی سے روکتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾

"اس کی تلاوت کر جو کتاب میں سے تیری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کرو بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے ہو۔" [العنکبوت: ٤٥]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے تلاوتِ قرآن مجید اور ادائے نماز کا حکم فرمایا ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نماز انسان کو برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے یعنی ادائیگی صلوۃ کے فوائد میں سے یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ انسانی معاشرہ سے برائی کا رواج ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ درسِ نماز ہی ہے کہ ان افعال قبیحہ سے باز رہے اور جو نمازی نماز ادا کرنے کے باوجود برائیوں سے باز نہیں آتا تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس کی نماز عند اللہ مقبول نہیں اور نہ اسے اس کی نماز نے فائدہ دیا۔

رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کہا کہ حضور فلاں شخص نماز پڑھتا ہے لیکن چوری نہیں چھوڑتا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اس کی نماز اس کی یہ برائی چھڑا دے گی۔ [مسند احمد: ٢/٤٤٧]

ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز میں تین چیزیں ہیں اگر یہ نہ ہوں تو نماز نماز نہیں رہتی۔ اخلاص وخلوص، خوفِ الٰہی اور ذکر الٰہی۔ اخلاص سے تو انسان نیک ہو جاتا ہے اور خوفِ الٰہی سے انسان گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے اور ذکر الٰہی یعنی قرآن مجید اسے بھلائی، برائی بتا دیتا ہے وہ حکم بھی کرتا ہے اور منع بھی کرتا ہے۔ [تفسیر ابن کثیر: ٤/١٧٠]

صدیقین اور شہداء کی مصاحبت کا ذریعہ

نماز شہداء اور صدیقین کی مصاحبت کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یاد رہے کہ یہ فضیلت کوئی کم فضیلت نہیں کیونکہ عظیم لوگوں کی رفاقت کا ملنا اس بندہ کی عظمت کی علامت ہے بشرطیکہ وہ شریعت کے احکامات کی پابندی کرنے والا ہو۔ سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے بتلایئے اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور یقیناً آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور میں پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ، صدیقین اور شہداء میں سے۔ [1]

---

[1] صحیح الترغیب والترھیب: ٣٦١، ابن جان ٣٤٢٩، ابن خزیمه: ٢٢١٢

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصولِ رزق اور مصیبتوں سے نجات کا ذریعہ

انسان کی ذمہ داری یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اوامر کو بجا لائے اور اس کے نواہی سے اجتناب کرتا رہے یعنی اپنی زندگی کے لیل ونہار کو احکامات شریعت کے مطابق گزارے۔ احکاماتِ شریعت کو ترک کر کے حصولِ دنیا میں ہی تمام تر طاقتوں کو صرف کرنا، یہ انسان کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اصل انسانی ذمہ داری اللہ پاک کی عبادت ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾

''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر خوب پابند رہ ہم تجھ سے کسی رزق کا مطالبہ نہیں کرتے ہم ہی تجھے رزق دیں گے اور اچھا انجام تقویٰ ہے۔'' [طه: ١٣٢]

انسان جب اپنے آپ کو اللہ کی عبادت کے لئے فارغ کر لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اس مومن بندہ کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں، جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا اور پھر اس کی زندگی کی تمام تر مصائب ومشکلات کا مداویٰ بھی کر دیتے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور اسی آیت کی تلاوت فرماتے۔ [تفسیر طبری: ١٨/٤٠٦]

ابن ابی حاتم میں ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تنگی ہوتی تو اپنے گھر کے سب لوگوں کو فرماتے اے میرے گھر والو! نمازیں پڑھو، نمازیں قائم رکھو۔ تمام انبیاء علیہم السلام کا یہی طریقہ رہا ہے کہ اپنی ہر گھبراہٹ اور ہر کام کے وقت نماز شروع کر دیتے۔ [تفسیر ابن کثیر: ٣/٤٣٥]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث قدسی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ امیری اور بے پروائی سے پر کردوں گا۔ تیری فقیری اور حاجت کو دور کردوں گا اور اگر تو نے یہ نہ کیا تو میں تیرا دل مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری فقیری بند ہی نہ کروں گا۔ ❶

زیارتِ الٰہی کا ذریعہ

روزِ قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کو جو انعامات ملیں گے ان میں سے سب سے بڑا انعام اور نعمت زیارتِ الٰہی ہوگا۔ اس نعمت عظمیٰ کا حصول کیسے ممکن ہے۔ درج ذیل حدیث رسول اللہ ﷺ سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَاءَ جَرِيرٌ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا.

''ہم اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: بے شک تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اس کو دیکھنے میں تمہیں اژدہام کی ضرورت نہیں ہے اگر تم سے ہو سکے تو تم سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز (یعنی نماز فجر اور عصر) پر مداومت رکھو۔'' پھر جریر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ''اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس

❶ ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب، ح: ٢٤٦٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر"۔[طه: ۱۳۰] ❶

فائدہ: اس حدیث کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ آدمی صبح اور عصر کی نماز ادا کرے اور باقی کو چھوڑ دے۔ان دو نمازوں کو خصوصیت کے ساتھ اس لیے بیان فرمایا اکثر لوگوں پر بوجہ مصروفیت نیند اور کاروبار کے ان نمازوں کا پڑھنا مشکل ہوتا ہے تو جو آدمی ان نمازوں کو پابندی سے ادا کرے امید ہے کہ بقیہ نمازیں بھی وہ ضرور ادا کرے گا۔

مصاحبت ملائکہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ يَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُم فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَ هُمْ يُصَلُّونَ وَ أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.

"رات اور دن کے فرشتے تم میں آتے جاتے رہتے ہیں اور نمازِ فجر اور عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے تم میں رات گزاری ہوتی ہے آسمان پر چڑھتے ہیں تو ان سے ان کا رب پوچھتا ہے (اپنے بندوں کے بارے میں) حالانکہ وہ ان سے بخوبی واقف ہے۔تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز ادا کر رہے تھے،جب ان کے پاس آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے۔" ❷

---

❶ بخاری، کتاب مواقیت الصلاة،باب فضل صلاة العصر، ح:٥٥٤،مسلم:٦٣٣

❷ بخاری: ٥٥٥، مسلم ابواب المساجد باب فضل صلاتی الصبح والعصر،ح: ١٣٢٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باجماعت نماز ادا کرنے کے فائدے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾[النساء: ۱۰۳]

''بلاشبہ مومنوں پر نماز اس کے مقررہ اوقات پر فرض کی گئی ہے۔''

نماز ایک عبادت ہی نہیں بلکہ ایمان کی نشانی اور اسلام کا شعار بھی ہے۔ نماز کا ادا کرنا اسلامیت کا ثبوت اور اس کا ترک کر دینا دین سے بے اعتنائی اور اللہ و رسول ﷺ سے بے تکلفی کی علامت ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ نماز کی ادائیگی کا کوئی ایسا بندوبست ہو کہ ہر شخص اس فریضہ کو برملا اور تمام لوگوں کے سامنے ادا کرے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے رسول اللہ ﷺ نے نماز باجماعت کا نظام قائم فرمایا اور ہر مسلمان کے لئے جو بیمار یا کسی دوسری وجہ سے معذور نہ ہو جماعت سے نماز ادا کرنا لازمی قرار دیا ہے۔

باجماعت نماز ادا کرنے کا راز اور اس کی حکمت

باجماعت نماز ادا کرنے کی حکمت تو یہی ہے کہ اس کے ذریعہ سے افرادِ امت کا روزانہ بلکہ دن میں پانچ مرتبہ احتساب ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں باجماعت نماز کا یہ نظام بجائے خود افراد امت کی دینی تعلیم و تربیت کا اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبری کا ایک ایسا غیر رسمی اور بے تکلف انتظام بھی ہے جس کا بدل سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ پھر اس کے علاوہ اس نظام باجماعت کے ذریعہ سے امت میں جو اجتماعیت پیدا کی جا سکتی ہے اور محلّہ کی مسجد کے روزانہ پنج وقتی اجتماعی اور پوری بستی کی جامع مسجد کے ہفتہ وار وسیع اجتماع اور سال میں دو دفعہ عید گاہ کے اس سے بھی وسیع تر اجتماع سے جو عظیم اجتماعی اور ملی فائدے اٹھائے جا سکتے ہیں، ان کا سمجھنا تو آج کے ہر آدمی کے لئے نہایت آسان ہے۔ بہر حال نظام جماعت کی انہی برکات اور اس کے اسی قسم کے مصالح اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافع کی وجہ سے امت کے ہر شخص کو اس کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی معذوری اور مجبوری نہ ہو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔ جب تک امت میں رسول اللہ ﷺ کی ہدایات و تعلیمات پر اس طرح کا عمل ہوتا تھا جیسا کہ ان کا حق تھا، اس وقت سوائے منافقوں اور معذوروں کے ہر شخص جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا کرتا تھا اور اس میں کوتاہی کو نفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

باجماعت نماز کی اہمیت حدیث رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں

آپ درج ذیل احادیث سے اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ باجماعت نماز کی کتنی اہمیت ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہو کر تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں اذان ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی مکرم علیہ السلام کے لیے طریقے مقرر کر دیے ہیں اور یہ نمازیں انہی میں سے ہیں۔ اگر تم ان کو گھر میں پڑھو جیسے فلاں جماعت کو چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبی مکرم ﷺ کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا تو بے شک تم گمراہ ہو گئے اور کوئی ایسا نہیں ہے جو اچھی طرح طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر جسے وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے۔

وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

''اور ہم اپنے تئیں دیکھتے تھے کہ جماعت سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا مگر منافق جس کا نفاق کھلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا جاتا یہاں تک کہ صف میں لا کر کھڑا کر دیا جاتا تھا۔'' [1]

---

[1] مسلم، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، ح: ٦٥٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدَعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.

''ضرور ضرور باز آ جائیں لوگ با جماعت (نماز) کو ترک کرنے سے ورنہ مہر لگا دے گا اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے دلوں پر پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔'' ❶

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

''جو آدمی اذان سنے اور (نماز کے لئے مسجد میں) بغیر عذر کے نہ آئے تو اس کی کوئی نماز نہیں۔'' ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو گم پایا تو فرمایا:

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا فَاٰمُرَبِهِمْ فَيُحَرِّقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوتَهُمْ وَ لَوْ عَلِمَ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا لَشَهِدَهَا.

''میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جاؤں ان کی طرف جو نماز میں نہیں آتے اور حکم کروں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگا کر ان کے گھروں کو جلا دیں اور کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پائے تو وہ ضرور آئے (یعنی نماز عشاء کے لئے)۔'' ❸

❶ ابن ماجه، كتاب المساجد، باب التظليظ فى التخلف عن الجماعة، ح: ٤٩٤

❷ ابن ماجه، كتاب المساجد، باب التخلف عن الجماعة ح: ٧٩٣

❸ بخارى، كتاب الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ح: ٦٤٤، مسلم، كتاب المساجد باب فضل صلواة الجماعة و بيان التشديد فى التخلف، ح: ٦٥١

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی مکرم علیہ السلام کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّرَخِّصَ لَہٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِہٖ فَرَخَّصَ لَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ ھَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ نَعَم، قَالَ فَاَجِبْ.

''مجھے کوئی کھینچ کر مسجد تک لانے والا نہیں اور میں نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو وہ گھر میں نماز پڑھ لیا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی پھر جب لوٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو۔'' ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ یَّسْمَعُ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعُہٗ مِنْ اِتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوا وَ مَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلَاۃُ الَّتِیْ صَلّٰی.

''حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی بستی یا صحرا و جنگل میں تین آدمی (اکٹھے) ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کرتے ہو تو ان پر شیطان غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔'' ❷

---

❶ مسلم، کتاب المساجد، باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء ح: ١٤٨٦

❷ ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، ح: ٥٥١

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوب ترین عمل

ابوداؤد میں ابی بن کعب کی ایک طویل حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

وَاِنَّ الصَّلاۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلاتِہٖ وَحْدَہٗ وَ صَلاتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلاتِہٖ مَعِ الرَّجُلِ فَمَا کَثُرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ.

''دوآدمیوں کامل کرنماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔تین آدمیوں کامل کرنماز پڑھنادوآدمیوں سےمل کر پڑھنے سے بہتر ہےاور جتنے زیادہ نمازی ہوں اللہ کو اتنے ہی زیادہ پسند ہیں۔'' ❶

ظاہر آدمی کامحبوب ہےتب تو اس نے ایک اچھے عمل کی توفیق بخشی تو معلوم ہوا کہ باجماعت نمازادا کرنا محبوب الٰہی بننے کا بہترین ذریعہ ہے۔

حصول حسنات اور بلندی درجات کا ذریعہ

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مغرب کے بعد مسجد میں آئے اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا تو فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِی جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِی جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلِ کُلَّہٗ.

''جس نے نماز عشاء کو باجماعت ادا کی تو گویا اس نے نصف رات تک قیام کیا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی تو گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔'' ❷

❶ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ح: ٥٥٤

❷ مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، ح: ٦٥٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّ عِشْرِ يْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ.

''جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گناہ افضل ہے۔'' ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِينَ دَرَجَةً.

''جماعت کی نماز اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے۔'' ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَ حَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْئًا.

''جو شخص اچھی طرح وضو کر کے (مسجد کی طرف) آئے اور نماز ہو چکی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ان لوگوں کے برابر اجر و ثواب عطا کرے گا جنہوں نے با جماعت نماز ادا کی اور ان کے اجر سے بھی کمی نہیں کرے گا۔'' ❸

یہ فضیلت اسی شخص کو حاصل ہے جو نماز پنجگانہ کو پابندی کے ساتھ ادا کرے، پھر اپنی اسی عادت کے مطابق با جماعت نماز ادا نہ کر سکا، اللہ تعالیٰ اسے بھی وہی اجر و ثواب عطا فرمائیں گے جو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں کو عطا فرمائیں گے۔

❶ مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلوۃ الجماعة وبيان التشديد فى التخلف عنها و انها فرض كفاية، ح: ٦٤٩

❷ مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلوۃ الجماعة و بيان التشديد فى التخلف عنها، ح: ٦٥٠

❸ ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب فيمن خرج يريد الصلوۃ فسبق بها، ح: ٥٦٤

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کی معافی کا ذریعہ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص جب قریب الوفات تھا تو اس نے کہا میں صرف ثواب کی خاطر تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَ لَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ اَحَدُكُمْ اَوْلِيُبَعِّدْ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ.

”جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے آئے، اللہ تعالیٰ اس کے ہر داہنے قدم پر ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بایاں قدم رکھنے پر ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اب کوئی شخص مسجد کے قریب رہے یا دور۔ اگر وہ مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا کہ:

اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

”جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے مطابق ہوگا، اس کے اگلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ ❷

❶ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب ما جآء فی الھدی فی المشی الی الصلوۃ، ح: ٥٦٣

❷ ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب ما یقول اذا رفع رأسہ من الرکوع، ح: ٨٤٦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اگرچہ یہ فضیلت 'اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ' کے الفاظ کی ہے، تاہم 'اِذَا قَالَ الْاِمَامُ' کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فضیلت بھی باجماعت نماز ادا کرنے سے ہی حاصل ہوگی۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کے قلم سے......

① ترجمہ، تحقیق وتخریج 'مسند الامام الشافعی رحمہ اللہ'

② ترجمہ، فوائد وحل اللغات 'شرح العقیدۃ الواسطیہ'

③ فوائد التوبہ والاستغفار

④ فوائد الذکر

⑤ الدِّراک فی مسائل السواک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب حاصل کرنے کا پتہ

الیکٹرو پاور کمپنی

No.138 – Q بلاک جوہر ٹاؤن، لاہور

Tel: 042-36183723

Cell: 0300-4426383

0333-4238630

0300-4265305

Email: elektro@elektro.com.pk

elektropowerco@hotmail.com

Designed by Nouman 0331 4145478

دینی کتب کی اشاعت کا مثالی ادارہ

94/B قذافی پارک گلشن راوی لاہور

042-37468276, 0314-4031160, 0322-7413787

دار المتقین